© rasailojaraid.com

لی تھی اور ہمدرد کے عملۂ ادارت میں شریک رہنے کے علاوہ خود اپنے بھی متعدد اخبار نکالے تھے۔ تحریک خلافت میں پیش پیش رہے اور قلم کے ساتھ زبان اور عمل سے بھی قومی خدمات انجام دیتے رہے تحریک خلافت کے ختم ہو جانے پر لوگ کچھ ان کو بھول سے چلے تھے کہ پھر یکایک لیلیٰ کے خطوط نے ان کو ادبی شہرت کے آسمان پر مہر نیمروز بنا کر چمکا دیا۔ اس کے بعد انھوں نے "مجنوں کی ڈائری" "تین پیسہ کی چھوکری" "حیات جمال الدین افغانی" اور "حیات اجمل" وغیرہ کتابیں لکھیں جو ان کی شہرت میں برابر اضافہ ہی کرتی رہیں۔ مرحوم بڑے شگفتہ نگار مصنف اور صاحب قلم تھے ان کی تحریروں میں شوخی کے ساتھ سنجیدگی کا بڑا لطیف امتزاج ہوتا تھا۔ طبیعت کی رنگینی کا اثر صفحۂ قرطاس پر بھی ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ اپنے فکر و خیال میں بڑے پکے اور سخت قسم کے انسان تھے۔ تجارت کے سلسلے میں یورپ بھی ہو آئے تھے اور وہاں کا سفرنامہ جو نقش فرنگ کے نام سے لکھا تھا وہ بجائے خود اردو زبان کا ایک شاہکار ہے۔ تقسیم کے بعد انجمن ترقی اردو (ہند) کا علی گڑھ میں از سر نو قیام ہوا تو قاضی صاحب اس کے سکریٹری مقرر ہوئے اور آخر اسی انجمن کی خدمت کرتے کرتے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ بڑے ملنسار اور خوش خلق و خوش رو تھے جس سے ملتے تھے اخلاص و محبت سے ملتے تھے اس صدی کے ربع اول کی یوپی کی تہذیب و شائستگی اور مخلوط تمدن و شستگی کے بڑے اچھے نمونہ تھے بات کرتے تھے تو منہ سے پھول جھڑتے تھے اور مسکراتے تھے تو گل تر کے دامن پر شبنم کے قطرے بکھرتے تھے ہماری پرانی سوسائٹی جس میں اب پت جھڑ کا دور دورہ ہے اس کی ایک حسین یادگار تھے۔ اب یہ محفل سونی ہوتی جا رہی ہے، پرانے بادہ آشام اٹھتے جا رہے ہیں اور نئے بادہ کشوں میں وہ وضع اور شان نہیں۔ باقی رہے نام اللہ کا! اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت و بخشش کی رحمتوں سے نوازے۔

اردو زبان کے مرکز جہاں سے اس کی شاخیں تمام ملک میں پھیلیں، دو ہی تھے ایک لکھنؤ اور دوسرا دہلی لکھنؤ اب تک اپنے اس حق کے لئے لڑ رہا ہے اور اس کی جنگ برابر جاری ہے۔ لیکن آثار و قرائن کہہ رہے ہیں کہ دلی کو اپنا یہ حق حاصل کرنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔ اردو کے حق میں اس ہمدردانہ فضا کے لئے جہاں کانگریس اور دوسری پارٹیوں کے انصاف پسند ممبر لائق مبارکباد ہیں، اس کا سب سے زیادہ کریڈٹ جناب گوپی ناتھ امن کو ملنا چاہئے جو اپنے فکر و عمل کے اعتبار سے ایک مثالی ہندوستانی ہیں اور جن کو صحیح معنی میں گاندھی جی کا پیرو کہا جا سکتا ہے۔

© rasailojaraid.com